www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تحقیق وتنقید

مولانا محمد رمضان سلفی

مستشرق ہندی کا مکمل انکارِ حدیث

اور

صحتِ حدیث کے لیے قرآنی مطابقت کا حسین فریب

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپؐ کے نبی ہونے کی حیثیت سے ایمان لانا ہر مسلمان پر فرضِ عین ہے، اور آپؐ کی نبوت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ دینِ اسلام میں آپؐ کے ہر قول وفعل اور تقریر (حدیثِ نبوی) کی اس عقیدے کے ساتھ پابندی کی جائے کہ آپؐ نے یہ سب قرآنِ کریم کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعہ خبر پاکر لوگوں کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا ہے، اور نبوت، اللہ تعالیٰ سے خبر پاتے ہی کو کہتے ہیں۔ اس پر قرآنِ کریم سے بعض دلائل ہم محدث اپریل ۸۷ء کے شمارہ میں مہیا کر آئے ہیں، جنہیں ایک نظر دیکھ لینا قارئینِ کرام کے لیے مفید رہے گا۔

اس کے برعکس اگر یہ باور کر لیا جائے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف قرآنِ کریم ہی بذریعہ وحی دیا گیا تھا، اور اس کی تعبیر وتشریح سے متعلق آپؐ کے اقوال وافعال آپؐ کی ذاتی آراء تھیں جن کا وحی الٰہی سے کوئی تعلق نہ تھا، تو اس طرح آپؐ کے زمانہ قبل از نبوت کے اقوال وافعال نیز نبوی دور کے فرامین میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا، بلکہ بایں طور تو آپؐ کے فرمودات کا، آپؐ کے کسی امتی کے قول وفعل سے بھی کوئی امتیاز باقی نہیں رہے گا، جبکہ اس قسم کا تصور رکھنا مقامِ نبوت سے انکار کے مترادف ہے۔

علاوہ ازیں آپؐ کے اقوال وافعال کو اگر آپؐ کی ذاتی آراء سمجھ لیا جائے، اور پھر ان کی پابندی بھی لازمی ہو، تو اس سے اللہ تعالیٰ کے احکام میں اشتراک لازم آئے گا۔ حالانکہ قرآنِ کریم میں ہے:

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"وَلَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا" (الکہف : ۲۶)

کہ "اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا!"

چنانچہ یہ مقام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حاصل نہیں۔ لہٰذا ضرور ہے کہ دین کے بارہ میں آپؐ کے اقوال و افعال وحی الٰہی ہوں۔ "وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی" (النجم : ۳-۴) —— کہ اسی صورت میں آپؐ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوگی: "مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ" (النساء : ۸۰) —— یہی آپؐ کے منصبِ نبوت کا تقاضا ہے، اور اسی صورت میں آپؐ کے اقوال و افعال کسی امتی کے اقوال و افعال سے ممتاز قرار پائیں گے!

آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ ایک ایسی سیدھی اور آسان سی بات ہے، جس میں کوئی الجھن نہیں، اور نہ ہی اس میں کسی شک و شبہ کی کوئی گنجائش موجود ہے، لیکن مستشرق پرویز اپنی ساری زندگی اسے سمجھنے سے قاصر رہے، اور مہد سے لے کر لحد تک حدیثِ نبوی پر "عجمی سازش" ہونے کا بے بنیاد بہتان باندھتے رہے —— تفسیرِ قرآن میں حدیثِ نبوی کی ضرورت و اہمیت کے پیشِ نظر، مسلمان اہلِ علم نے جب بھی انہیں، ان کے دعوائے انکارِ حدیث پر نظرِ ثانی کی طرف توجہ دلائی، تو جھٹ سے اپنے اصرار کو سندِ جواز فراہم کرنے کے لیے انہوں نے کہا کہ:

"میرے نزدیک دین میں سند اور حجت خدا کی کتاب (قرآنِ کریم) ہے اور احادیث کو پرکھنے کا معیار یہ کہ جو حدیث قرآنِ کریم کی تعلیم کے

۱؎ اس کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ یا تو آپؐ کے یہ اقوال و افعال ابتداءً وحی الٰہی ہوں۔ جیسا کہ قرآن مجید ہی میں قرآن کے علاوہ حکمت (سنت) کے وحی الٰہی ہونے کا ذکر ہے:

"وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ - الآیة!" (النساء : ۱۱۳)

کہ "اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب و سنت (دونوں) اتاری ہیں!"

۲۔ یا آپؐ کے یہ اقوال و افعال آپؐ کے اجتہاد پر مبنی ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقریر و وضاحت کی صورت میں، ان کی تائید ہو کر نتیجتاً یہ وحی الٰہی قرار پائیں۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

خلاف نہیں جاتی، اسے حضور کا ارشاد تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ اور جو حدیث اس کے خلاف جاتی ہو، اس کے متعلق کہا جائے گا کہ یہ رسول اللہ کا قول نہیں ہو سکتی!" (ختم نبوت از پرویز ص ۳۶)

یہ تھا حدیث کے متعلق ان کا دعویٰ، جسے آج تک ان کے مقلدین بڑی شد و مد سے دہراتے چلے آ رہے ہیں —— یہ دعویٰ چونکہ بہت سے لوگوں کی غلط فہمی کا سبب بھی بن سکتا ہے، اس لیے اب ہم مسٹر پرویز کے اس دعوے کا علمی جائزہ لیں گے۔ اور سرِدست تین لحاظ سے اس کی تردید کرنے پر اکتفاء کریں گے:

۱۔ پرویز صاحب کے پرستاروں سے ہم یہ دریافت کرنے میں حق بجانب ہیں کہ کسی حدیث کی صحت یا عدمِ صحت معلوم کرنے کے لیے، اس کی قرآنی تعلیمات کے ساتھ مطابقت یا عدمِ مطابقت کا فیصلہ کرے گا کون؟ کیا اس کا حق کسی بھی صورت میں ایسے لوگوں کو دیا جا سکتا ہے، جو احادیث تو یہ ہی نہیں، قرآنِ کریم کے بھی کسی حکم سے متعلق فرنگیوں کی گود میں بیٹھ کر فیصلہ دینے کے عادی ہوں۔ اور ایسی احادیث کو بھی خلافِ قرآن کہنے کی جسارت کر جاتے ہوں، جو قرآنی تعلیمات کے عین مطابق ہوتی ہیں؟ —— ابھی پچھلے ہی دنوں "طلوعِ اسلام" نے خطبہ حجۃ الوداع کی روایات کو قرآنی تعلیمات کے خلاف سمجھ کر ان کا مذاق اڑایا تھا۔ حالانکہ اس خطبہ کا ایک ایک جملہ قرآنی تعلیمات کا منہ بولتا ثبوت ہے، اور جس کا ثبوت ہم محدث کے گزشتہ شماروں میں مہیا کر آئے ہیں۔ لیکن "طلوعِ اسلام" کی طرف سے آج تک اس کا جواب "موت نما خاموشی" کے سوا کچھ نہیں ہے۔

۲۔ اندھی عقیدت سے بالاتر ہو کر پرویزی لٹریچر کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو رہی ہے کہ مسٹر پرویز، صحتِ حدیث کے لیے قرآنی مطابقت کے اپنے ہی وضع کردہ اصول کو صحیح استعمال کرنے میں بری طرح ناکام رہے ہیں۔ اس لیے کہ جن احادیث یا روایات کو انہوں نے قرآنی تعلیمات کے خلاف بتلایا، اوّلاً تو وہ ایسی ضعیف احادیث تھیں کہ محدثین مدتوں قبل انہیں ضعیف قرار دے چکے ہیں، لیکن اپنی جہالت سے مسٹر پرویز انہیں صحیح سمجھ کر ان پر تنقید کرنے بیٹھ گئے —— مثلاً مسٹر پرویز نے ترمذی کی ایک روایت نقل کی ہے، جو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ۷۱، یا ۷۲،

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

یا ۷۳، سال کی راہ ہے۔ اور سات آسمان ہیں، جن میں سے ہر ایک سے دوسرے کا فاصلہ اسی قدر ہے، ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے، جس کی گہرائی بھی اتنی ہی ہے، اس کے اوپر سات پہاڑی بکرے ہیں، جن کے کھروں سے گھٹنوں تک اسی قدر فاصلہ ہے۔ ان بکروں کی پشت پر عرش ہے، جس کی موٹائی اسی قدر ہے۔" (قرآنی فیصلے، از پرویز: ۴/۳۱۷)

محدثین کرام اس روایت کو بہت پہلے ضعیف کہہ چکے ہیں، اور آج تک علماء کرام اس پر ضعف کا حکم لگا رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود مسٹر پرویز اسے اہلِ سنت کے ہاں صحیح سمجھتے ہوئے، اس پر قرآنی مخالفت کا حکم لگانے لگے، اور اس روایت کے متعلق اپنی پریشانی کا یوں اظہار کیا کہ:

"آپ سوچئے کہ جب اس روایت کو کالج کے کسی طالب علم کے سامنے پیش کیا جائے، اور پیش کیا جائے یہ کہہ کر کہ حضور نبی اکرم نے ایسا فرمایا ہے، تو اس کا ردعمل کیا ہوگا؟" (قرآنی فیصلے: ۴/۳۱۷)

کالج کے طلباء اور طالبات کے ردِعمل کی فکر تو تب کی جائے جب یہ روایت اہلِ اسلام کے ہاں صحیح شمار ہوتی ہو، مگر جبکہ محدثین کرام اسے ضعیف کہہ رہے ہیں، تو مسٹر پرویز کا ایک ضعیف روایت کی آڑ لے کر مسلمانوں کی نوجوان نسل کو، حدیثِ نبوی سے برگشتہ کرنے کی یہ مذموم کوشش آخر قرآن کی کس آیت کے حکم کی تعمیل ہے؟ کوئی بھی انصاف پسند شخص ایسے گمراہ کن مشغلے کو درست قرار نہیں دے سکتا۔ ہاں اگر یہ روایت درست ہوتی، تب تو ایک بات بھی تھی۔ لیکن جب محدثینِ کرام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس کی نسبت ہی کو غلط قرار دے چکے ہیں، تو مسٹر پرویز نے اس کی آڑ میں نوجوان طبقے کو حدیثِ نبوی کے خلاف ابھارنے کی یہ ناپاک جسارت کیوں کی؟

—— ثانیاً اگر وہ حدیث، جسے مسٹر پرویز خلافِ قرآن جان کر نقل کرتے، محدثینِ کرام کے ہاں صحیح ہوتی تو پرویز صاحب کے سر پر مصیبت یہ سوار تھی کہ وہ اس کی صحیح مراد سمجھنے سے عاجز تھے، اور عقل پرستی میں انہماک کی وجہ سے وہ اس صحیح حدیث کو ایسے معانی کا لبادہ پہنا جاتے جو کسی مسلمان کے وہم و خیال میں بھی کبھی نہ آئے ہوں، مثال کے طور پر بخاری شریف کی یہ حدیث:

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَالَ "كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ" ----- أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ : إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ : وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ"

اہلِ اسلام کے ہاں اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ:
قیامت کے دن لوگوں کا حشر، برہنہ جسم اور بے ختنہ حالت میں ہوگا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "ہم تمہیں ویسی ہی حالت میں حاضر کر لیں گے جس حالت میں تمہاری پیدائش ہوئی تھی۔ یہ ہمارا تم سے وعدہ ہے جسے ہم کر کے رہیں گے!" — اور نبی اکرم ؐ نے فرمایا: میری اُمت میں سے کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جائیں گے: میں درخواست کروں گا کہ "اے اللہ! یہ تو میرے ساتھی (اُمتی) ہیں۔" جواب ملے گا "آپ کو معلوم نہیں کہ آپؐ کے بعد انہوں نے کیسی کیسی بدعات ایجاد کر لی تھیں"! تو میں صالح بندے ۔عیسیٰ علیہ السلام۔ کا سا جواب دوں گا کہ:

"وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ!" (المائدۃ : ۱۱۷)

"یعنی جب تک میں ان میں موجود رہا، ان کے حال پر گواہ رہا۔ لیکن جب تُو نے مجھے فوت کر لیا تو تُو ہی ان کا نگہبان تھا۔"

ظاہر ہے کہ اس حدیث سے اُمتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے وہ اہلِ بدعت مراد ہیں، جو دینِ اسلام کو اپنی ہوسناکیوں کے مطابق ڈھالنے کے لیے اس میں نت نئی بدعات ایجاد کر لیا کرتے ہیں - اور وہ لوگ بھی اس وعید میں داخل ہیں کہ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

پرویز صاحب کے مربی اسلم جیراجپوری نے جن کی یوں نشاندہی کی ہے کہ :

"آنحضرت کے بعد عہدِ صحابہ میں منافقین کے ساتھ مرتدین کی بھی جماعت تھی"

(مقامِ حدیث ص ۱۶۱)

لہٰذا اس حدیث سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہرگز ہرگز مراد نہیں ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اس حدیث کو چسپاں کر دینے کا کوئی مسلمان تصور بھی نہیں کر سکتا! ـــــ لیکن مسکین فی العلم مسٹر پرویز کی حالت ملاحظہ ہو کہ وہ بخاری کی اس حدیث کو سمجھنے سے تو خود قاصر ہیں، لیکن اپنی کج فہمی سے الزام مسلمانوں کو دے رہے ہیں کہ ان کے ہاں اس حدیث سے مراد (معاذ اللہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور حیرت کی انتہا اس وقت ہوتی ہے جبکہ وہ اپنی کتاب ("سلیم کے نام" ج ۳ ص ۲۵۶) پر بخاری کی اس حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے قیامت خیز عنوان۔ یعنی "صحابہ کا ارتداد" بڑی بے باکی سے قائم کر دیتے ہیں!

ـــــ سوچنے کا مقام ہے، کہ جو اہلِ سنت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فلکِ اسلام کے درخشندہ ستارے مانتے ہیں اور احادیثِ نبویہ میں منقول صحابہ رضی اللہ عنہم کے مناقب و فضائل برسرِ عام بیان کرتے ہیں، کیا وہ ان ملکوتی ہستیوں کے متعلق ایسے گھٹیا قسم کے الفاظ زبان پر لانے کی جراُت کر سکتے ہیں، جو مسٹر پرویز نے استعمال کر دیئے ہیں؟

الغرض فہمِ قرآن کی طرح مسٹر پرویز کا فہمِ حدیث بھی کجروی پر ہی مبنی رہا ہے۔ لہٰذا جو شخص خود اپنے کسی اصول کو صحیح استعمال نہ کر سکتا ہو۔ اسی اصول کو اگر دوسرے لوگ زیرِ عمل لا کر صحیح اور ضعیف احادیث کی چھان پھٹک شروع کریں گے تو نتائج کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں ہے۔

پھر اکثر و بیشتر تو ایسا بھی ہوا ہے کہ مستشرق پرویز واقعہ تو نقل کرتے "تاریخ کی کسی کتاب سے" اور اس کے خلافِ قرآن ہونے کی وجہ سے برسنا شروع کر دیتے حدیثِ نبوی پر! ـــــ حالانکہ حدیث اور تاریخ کے درمیان جو بُعد المشرقین ہے، اس سے حدیث شریف کا ادنیٰ طالبِ علم بھی واقف ہے!

۲ ـــــ مسٹر پرویز کا یہ دعویٰ کہ: "احادیث کو پرکھنے کا معیار قرآن کریم ہے۔ لہٰذا جو حدیث اس کے مطابق ہو گی، وہ صحیح ہو گی، اور جو اس کی تعلیمات کے خلاف

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جائے گی اسے رسول اللہ کا قول نہیں سمجھا جائے گا"۔ یہ بھی ان کا غلط پروپیگنڈہ تھا، جس کی علمی دنیا میں کوئی حیثیت نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ: ایسی احادیث جو قرآنی تعلیمات کے مطابق ہیں، اور جنہیں پرویز صاحب صحیح سمجھتے ہیں کیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی آراء ہیں؟ جن کا وحی سے کوئی تعلق نہیں؟ اگر یہی بات ہے تو ایسی احادیث کو صحیح تسلیم کرکے ان پر عمل درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مسٹر پرویز کے نزدیک یہ شرک ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام میں مخلوق کے کسی فرد کو شریک بنا لیا جائے۔ (دیکھئے شعلہ مستور)

اور اگر ایسی احادیث نبی کریمؐ کی ذاتی آراء نہیں ہیں، بلکہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی عطا ہوئی ہیں، تو بتایا جائے کہ یہ احادیث نبی اکرمؐ کو قرآنی وحی کے ذریعے سے عطا کی گئی ہیں یا اس کے علاوہ وحی کی کسی دوسری قسم سے؟ اگر کہا جائے کہ یہ احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآنی وحی ــ جسے وحی متلو بھی کہا جاتا ہے ــ کے ذریعہ سے ملی ہیں، تو وحی کی یہ قسم قرآن کریم کے اندر حرف بحرف موجود ہے۔ لہٰذا قرآن کے مطابق احادیث کے الفاظ آپ کو قرآنِ کریم میں دکھانا پڑیں گے، جبکہ یہ ناممکن ہے۔

اور اگر کہا جائے کہ قرآن کے ساتھ مطابقت رکھنے والی احادیث، قرآنی وحی کے علاوہ، وحی کی دوسری قسم سے تعلق رکھتی ہیں، ــ جسے وحی غیر متلو سے تعبیر کیا جاتا ہے ــ تو مشکل یہ ہے کہ مسٹر پرویز وحی کی اس قسم کے ہی منکر ہیں۔ چنانچہ اس وحی غیر متلو کا انکار ان امور میں سے ہے، جنہیں پرویز صاحب بغلیں بجا بجا کر ذکر کیا کرتے تھے، جیسا کہ معراجِ انسانیت میں اپنے اس انکار کو نقل کرتے ہوئے وہ یوں گویا ہیں:

"ایک اور عقیدہ بھی اسلام کی سرزمین میں اجنبی پودا ہے، اور وہ عقیدہ یہ ہے کہ وحی نبوت کی بھی دو قسمیں ہیں، ایک وحی متلو، اور دوسری وحی غیر متلو۔" (صـ ۴۵۴)

مسٹر پرویز یہاں مطلق وحی پر ڈاکٹر اقبال صاحب سے مستعار "اجنبی پودے" کا لفظ بول کر صرف وحی غیر متلو کا ہی نہیں، بلکہ قرآنی وحی کا بھی انکار کرتے نظر آتے ہیں مگر چونکہ وہ بظاہر قرآنِ کریم کے سند اور حجت ہونے کے مدعی ہیں، اس لیے ہم ان کے بارہ میں حسنِ ظنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہی سمجھیں گے کہ وہ قرآنی وحی کے مخالف

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

نہیں ہیں، صرف وحیِ غیر متلو کے منکر ہیں۔ تاہم وحی کی صرف اس قسم کا انکار بھی ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے کہ قرآنِ کریم کے ساتھ مطابقت رکھنے والی احادیث نبی کریمؐ کو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخر کس ذریعہ سے حاصل ہو گئیں؟ جبکہ ان کے الفاظ وحیِ قرآنی میں نہیں دکھائے لہٰذا وحیِ غیر متلو کو "سرزمینِ اسلام" میں "اجنبی پودا" کہہ کر اس کا انکار کر دینا مسٹر پرویز کے کلیۃً منکرِ حدیث ہونے کی ٹھوس دلیل ہے۔ بنا بریں صحتِ حدیث کے لیے قرآنی مطابقت کی شرط لگانا، ان کی طرف سے ایک ایسا حسین فریب ہے، جس کے ذریعے موجودہ تعلیم یافتہ نوجوان طبقے کو حقیقی اسلام سے برگشتہ کرنا مقصود ہے۔ حالانکہ مسلمان نوجوانوں کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ آغازِ اسلام سے لے کر آج تک حقیقی اسلام کو مسخ کرنے کے لیے جتنی بھی الحادی تحریکیں اٹھی ہیں، سب نے اسلام اور قرآن کا نام لے کر ہی اُمتِ مسلمہ کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے ـــــ اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے! ـــــ اس لیے نوجوان طبقے سے یہ امید رکھنا عبث ہے کہ وہ اس فریب کا آسانی سے شکار ہو جائے گا۔ اور وحیِ غیر متلو کے منکر کو، اس کے دعوائے "صحتِ حدیث کے لیے قرآنی مطابقت" پر اعتماد کرتے ہوئے، عاشقِ سنت باور کر لے گا!

ویسے بھی ایسی حدیث کو تسلیم کرنے کا دعویٰ کرنا جو قرآنی تعلیمات کے مطابق ہو، مہمل اور لایعنی دعویٰ ہے، جسے ان لوگوں نے اہلِ اسلام کے اعتراض سے بچنے کے لیے ایک آڑ کے طور پر وضع کر لیا ہے۔ چنانچہ ان کے اس لفظی گورکھ دھندے کو، منکرینِ حدیث کے نباض مولانا محمد اسماعیل السلفی رحمۃ اللہ علیہ کافی عرصہ پہلے بے نقاب کر چکے ہیں، آپؒ فرماتے ہیں:

"سوچیئے کہ اگر ایک حکم قرآن اور سنت میں بصراحت موجود ہو، اور آپ اُسے مان لیں، تو آپ نے سنت پر کیا احسان کیا؟ وہ تو قرآن ہے، اس کا انکار کیسے ممکن تھا؟" (حجیتِ حدیث: ص ۱۸ شائع کردہ: اسلامک

چنانچہ جس حکم پر حدیث مشتمل ہے، اگر وہی حکم قرآنِ مجید میں بھی موجود ہے، اب اس حکم کو صرف قرآنِ کریم کی وجہ سے مانا جائے، یا اس کے ساتھ اس کی تعمیل میں حدیث کو بھی ملا لیا جائے ـــــ جیسا کہ مسٹر پرویز کا دعویٰ ہے۔ دونوں صورتوں میں وہی حکم زیرِ عمل آئے گا، جو کہ قرآنِ کریم میں ہے۔ جبکہ اطاعتِ رسولؐ میں صداقت کا راز تو اس وقت کھلے گا، جب کسی ایسے حکم [illegible] نے قرآنِ کریم کی تعبیر

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کے طور پر دیا ہے، اگرچہ وہ قرآنِ مجید میں بصراحت موجود نہ ہو۔

پھر پرویز صاحب کے مذکورہ دعوے کے اس کھوکھلے پن کی نشان دہی کرنے کی ضرورت بھی اس وقت پیش آئے گی، جبکہ انہیں اپنے اس دعویٰ میں مخلص مان لیا جائے۔ مگر ہم ابھی ثابت کر آئے ہیں کہ ان کا یہ نعرہ محض فریب تھا، جس کے ذریعے سے اہلِ اسلام کو مغالطے میں رکھنا ان کا مطمحِ نظر تھا۔ لہذا انہوں نے اپنے لٹریچر میں جہاں کہیں بھی صحتِ حدیث کے لیے قرآنی مطابقت کا ڈھونگ رچایا ہے، وہ فریب دہی کے زمرے میں ہی آتا ہے۔ بلکہ ان کی کتابوں کے بہت سے اقتباسات اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح حدیثِ نبوی سے جان چھڑانے کی فکر میں ہی رہے، مثلاً وہ لکھتے ہیں:

"ہمارے نزدیک تو یہ تصور بنیادی طور پر غلط ہے کہ خدا کا کلام، کتاب اللہ (قرآنِ مجید) سے باہر بھی کہیں ہو سکتا ہے۔" (شاہکارِ رسالت: ص ۳۶۲)

نیز: "یہ تصور کہ ان (قرآن کے) اصولوں کو سمجھانے کے لیے کسی ایسے شخص کی ضرورت ہے جو خدا کی طرف سے ان اصولوں کو سمجھنے کا علم حاصل کرے اور انہیں پھر دوسرے انسانوں کو سمجھائے، تو یہ تصور یکسر غیر قرآنی ہے۔"
(قرآنی فیصلے: ۳/۲۶۰)

پرویزی لٹریچر میں اس قسم کی بے شمار ایسی عبارتیں ملتی ہیں، جو مسٹر پرویز کے کلیتہً انکارِ حدیث پر دلالت کرتی ہیں۔ اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ تعبیرِ قرآن میں، صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ضرورت محسوس نہیں کرتے، اور اپنی ذہنی اپج سے تعبیرِ قرآن کے نام پر، اس کی معنوی تحریف کر رہے ہیں۔ بلکہ ہر نتھو خیرے کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ از خود قرآنِ کریم سے اپنی تحقیقی مشق کا آغاز کرے اور حدیثِ نبوی سے خالی الذہن ہو کر اس میں تدبر کرے، تاکہ اس طرح ہر شخص مختلف مقامات سے آیاتِ قرآنی کے تراشے جمع کر کے اپنی ہوس پرستی کے لیے قرآنِ کریم سے سندِ جواز فراہم کر سکے، اور بایں طور قرآنِ مجید لوگوں کے ہاتھوں میں بازیچۂ اطفال بن کر رہ جائے۔ دراصل یہ سارا فساد اور خرابی ان لوگوں کے کلیتہً منکرِ حدیث ہونے پر مبنی ہے۔ اس کے باوجود آئے دن ان کی طرف سے یہ غلط پروپیگنڈہ جاری رہتا ہے کہ:

"جناب پرویز کی درجنوں کتابیں ہیں جن کے اندر احادیث کی تعداد اس قدر

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

زیادہ ہے کہ ... ہمارے لیے حوالے دینا ممکن نہیں۔ ذی مرتبت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر دلی لگاؤ تھا، اس کا بھی مختصر ذکر ہم نے بیان کر دیا ہے، تاکہ پڑھنے والے حقائق سے آگاہ رہیں۔" (طلوعِ اسلام مئی ۸۷ء)

وہ احادیث جنہیں مسٹر پرویز ـــ بقولِ شما ـــ صحیح مانتے تھے، اور انہیں اپنی کتابوں میں درج کرتے تھے، ان کے متعلق ہمارا استفسار وہی ہے جو عنقریب ذکر ہو چکا ہے (اور جس کے افادے کے پیشِ نظر اعادے میں کوئی مضائقہ نہیں) کہ ایسی احادیث یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی آراء تھیں یا آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعہ ملی تھیں؟ اگر وہ آپ کی ذاتی آراء ہیں، جن کا وحی سے کوئی تعلق نہیں، تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخلوق میں سے کسی کی رائے کو ماننا پرویز صاحب کے ہاں شرک کے مترادف ہے۔ لہٰذا کیا وہ ان احادیث کو ـــ جو آپ کی صوابدید پر مبنی تھیں ـــ تسلیم کر کے شرک کا ارتکاب کرتے رہے ہیں؟ اور اگر وہ احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی ملی ہیں تو بتایا جائے کہ وہ قرآنی وحی کے قبیل سے ہیں یا اس کے علاوہ وحی کی کسی دوسری قسم سے؟ اگر وہ پہلی قسم سے ہیں، تو وحی کی یہ قسم من وعن قرآنِ کریم کے اندر محفوظ ہے، لہٰذا ایسی احادیث کے الفاظ کو قرآن مجید میں موجود ہونا چاہیئے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

تو لامحالہ ایسی احادیث وحی کی دوسری قسم سے متعلق ہوں گی جسے وحی غیر متلو کہا جاتا ہے، لیکن مسٹر پرویز وحی کی اس قسم کو ہی غلط قرار دے چکے ہیں ـــ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مسٹر پرویز کلیۃً منکرِ حدیث تھے۔ اور ان کی طرف سے قرآنی مطابقت کا دعویٰ یا بعض احادیث کو اپنی کتابوں میں درج کرنا صرف ان سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے چنگل میں پھانسنے کے لیے تھا جو کہ تعبیرِ قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال کو دل وجان سے قبول کرنے کے شیدائی ہیں۔

آخر میں ہم ادارہ طلوعِ اسلام سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ آئندہ پرویز صاحب کو عاشقِ حدیث یا محبِّ رسول گردانتے وقت، ہماری ان گزارشات کے جواب کو مدلل طریقے سے زیرِ قلم لانے کا حوصلہ فرمائے، ورنہ اسے شاعر کے اس مشورہ پر مزید سختی سے ڈٹ جانا چاہیئے کہ ؎

مَنْ كَانَ هٰذَا الْقَدْرُ مَبْلَغَ عِلْمِهِ
فَلْيَسْتَتِرْ بِالصَّمْتِ وَالْكِتْمَانِ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ